66800 ـ عمرہ کرنا چاہتی ہے لیکن عورتوں کے ساتھ رش کا خدشہ ہے

سوال

میں رمضان المبارك میں عمرہ کرنا چاہتی ہوں، لیکن مردوں کے ساتھ بہت شدید اختلاط بلکہ بعض اوقات تو مردوں کے ساتھ بھی لگنا پڑتا ہے، تو کیا یہ جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

مردوں اور عورتوں کے مابین اختلاط حرام ہے، اس کی تفصیل سوال نمبر (1200) میں بیان ہو چکی ہے، آپ اسے دیکھ لیں.

دوم:

شرعی احکام نے عورت کی طبیعت اور اسے شیطان کا فتنہ میں ڈالنے کا موقع حاصل کرنے کو بھی سامنے رکھا ہے، اسی لیے شرعی نصوص میں اسے گھر میں ہی رہنے کا حکم دیا گیا ہے، اور اسے بے پردگی اور مردوں کے ساتھ اختلاط اور ان میں گھلنے ملنے سے منع کیا ہے، بلکہ شرعی نصوص تو عورت پر وہ کچھ واجب نہیں کرتیں جو مردوں پر واجب کیا گیا ہے، مثلا نماز جمعہ کے لیے مسجد میں حاضر ہونا، اور نماز باجماعت ادا کرنا.

اور عورت کا مردوں کے ساتھ رش اور میل جول ہی فتنے کا سب سے بڑا سبب ہے، اسی لیے شریعت اسلامیہ نے فتنے کے اس دروازے کو بند کیا ہے، اور عبادات کو ہر منافی چیز سے محفوظ رکھا ہے.

نماز عید میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو عیدگاہ جانے کا حکم دیا لیکن عورتوں کی نماز کی جگہ مردوں سے دور اور خاص ہوتی ہے، اور اسی طرح حج اور عمرہ میں بھی شریعت اسلامیہ نے مرد اور عورت کے مابین اختلاط کی ممانعت لائی ہے، اور ایسی امور لاگو کیے ہیں جس سے عورتیں مردوں کے ساتھ رش اور میل جول سے محفوظ رہتی ہیں، یہ کئی ایك وجوہات کی بنا پر واضح ہوتا ہے:

پہلی وجہ:

شریعت اسلامیہ نے عورت پر حج یا عمرہ فرض ہی اس وقت کیا ہے جب اس کے پاس محرم ہو.

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" عورت محرم کے بغیر سفر نہ کرے، اور نہ ہی اس کے پاس محرم کے بغیر کوئی غیر مرد جائے، تو ایك شخص کہنے لگا:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں فلاں لشکر میں جا رہا ہوں اور میری بیوی حج کرنا چاہتی ہے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بیوی کے ساتھ جاؤ"

صحیح بخاری حدیث نمبر (1763) صحیح مسلم حدیث نمبر (1341)

دوسری:

شارع نے رخصت دی ہے کہ جس کے ساتھ عورتیں ہو وہ مزدلفہ سے رات کو ہی منی چلا جائے.

اسماء رضی اللہ تعالی عنہا کے غلام عبد اللہ اسماء رضی اللہ تعالی عنہا سے بیان کرتے ہیں کہ اسماء مزدلفہ کی رات مزدلفہ میں ٹھریں اور دعا کرنے لگیں اور کچھ دیر تك دعا کی پھر کہنے لگیں: بیٹے کیا چاند غروب ہو گیا ہے؟ تو میں نے عرض کیا نہیں، تو وہ پھر دعا میں مشغول ہو گئیں، پھر کہنے لگیں: کیا چاند غائب ہو گیا ہے ؟ تو میں عرض کیا جی ہاں تو وہ کہنے لگیں:

چلو کوچ کر جاؤ تو ہم نے وہاں سے کوچ کر لیا، اور جا کر جمرہ عقبہ کو کنکریاں ماریں، پھر وہ واپس آئیں اور فجر کی نماز اپنے پڑاؤ والی جگہ میں ادا کی، تو میں نے انہیں کہا: میرا خیال ہے کہ ہم تو اندھیرے میں نکل آئے تو وہ کہنے لگیں: میرے بیٹے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو اجازت دی ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (1595).

اس حدیث پر امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے مندرجہ ذیل باب باندھا ہے:

" باب من قدم ضعفة اهله بليل فيقفون بالمزدلفة و يدعون و يقدم اذا غاب القمر"

رات کو اپنے کمزور اور ضعيف گھر والوں کو آگے بھيج دينا اور مزدلفہ ميں ان کا وقوف اور دعا کرنا اور جب چاند غائب ہو جائے تو وہاں سے آگے بھيج دينےکا بيان "

يا ھنتاہ کا معنی ہے آپ نے.

اور الظعن: يہ ظعينۃ کی جمع ہے اس کا معنی عورت ہے.

تيسري:

طواف ميں بيت اللہ سے دور رہنا مستحب ہے، تا کہ مردوں سےاختلاط نہ ہو، اگرچہ دور رہنے ميں حجر اسود کا استلام نہيں ہوتا.

عطاء رحمہ اللہ تعالی بيان کرتے ہيں کہ نبی کريم صلی اللہ عليہ وسلم کی بيويوں نے مردوں کے ساتھ طواف کيا، تو ان سے عرض کيا گيا: وہ مردوں کے ساتھ کيسے مل جاتی ؟

تو انہوں نے جواب ديا: وہ مردوں سے اختلاط نہيں کرتی تھيں، عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا مردوں سے دور رہ کر طواف کرتی تھيں، اور ان کے ساتھ نہيں ملتی تھيں، تو ايك عورت کہنے لگی: اے ام المؤمنين چليں چل کر حجر اسود کا استلام کريں، تو انہوں نے جواب ديا: چھوڑ دو، اور انہوں نے انکار کر ديا "

صحيح بخاری حديث نمبر (1539).

حجرة من الرجال: مردوں سے دور.

اور ابن جماعۃ رحمہ اللہ کا کہنا ہے:

" سب سے بری اور منکر چيز يہ ہے جو جاہل عوام طواف ميں کرتے ہيں کہ اپنی بے پرد بيويوں کو مردوں کے ساتھ رش ميں طواف کرواتے ہيں، اور بعض اوقات تو يہ رات کو ہوتا ہے اور ہاتھ ميں انہوں نے جلتی ہوئی شمعيں تھام رکھی ہوتی ہيں... "

حتی کہ ان کا کہنا ہے:

" اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ حکمرانوں کو برائی اور منکرات ختم کرنے کی توفيق عطا فرمائے "

ابن حجر ہیتمی رحمہ اللہ تعالی نے ان کی کلام نقل کرنے کے بعد کہا ہے:

" آپ ذر غور اور تامل سے کام لیں تو آپ کو اسے واضح اور صریح پائیں گے کہ عورتوں کے فتنہ کے اسباب کے مرتکب ہونے کے وقت انہیں طواف سے منع کرنا واجب ہے "

دیکھیں: الفتاوی الفقھیۃ (1 / 201 ۔ 202).

تیسری:

اور اگر عورت عمرہ کرنا چاہے تو اس پر محرم کے ساتھ سفر کرنا واجب ہے، حتی کہ اس کی عزت و نفس کی حفاظت ہو سکے، اور اسے چاہیے کہ وہ ایسا وقت اختیار کرے جس میں حرم کے اندر رش اور بھیڑ نہ کم ہو، لیکن رش اور بھیڑ کے موسم مثلا رمضان المبارك میں بہتر یہ ہے کہ وہ عمرہ کرنے سے گریز کرے، کیونکہ اس وقت عمرہ کرنے سے مردوں کے ساتھ اختلاط ہو گا، اور ان سے بچنا ممکن نہیں.

سوال نمبر (36514) کے جواب میں ہم نے شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی کی کلام نقل کی ہے کہ:

" اس وقت رش اور ازدحام کے وقت میں عورت کے لیے افضل اور بہتر یہی ہے کہ وہ بار بار حج مت کرے، کیونکہ یہ اس کے دین کے لیے زیادہ سلیم اور بہتر ہے"

واللہ اعلم .